نوحہ درحال حضرت علی اصغرؑ

انیسؔ نوحہ، دعبلِ ہند مولانا سید فرزند حسین ذاخرؔ اجتہادی

رو کے ماں کہتی تھی اصغرؑ نیند بھر کر سو رہو
باپ پانی لائے کیوں کر نیند بھر کر سو رہو

قتل فوج کیں کرے تم کو نہ اکبرؑ کی طرح
ماں ہے برگشتہ مقدر نیند بھر کر سو رہو

چھوٹ کر ماں سے تمہیں آرام آنے کا نہیں
قبر سے گودی ہے بہتر نیند بھر کر سو رہو

ڈر رہی ہے ماں کہیں ناوک نہ کوئی سر کرے
تیر کو کھاؤ گے کیوں کر نیند بھر کر سو رہو

آگئی ہے کربلا میں کیا جدائی کی گھڑی
کیوں تپاں ہے قلب مضطر نیند بھر کر سو رہو

پیاس کی بے حد ترقی ہے تو گھبراتا ہے دل
کیا اجاڑوگے مرا گھر نیند بھر کر سو رہو

دن ہے قربانی کا اولاد پیمبرؐ کے لئے
خون کا پیاسا ہے لشکر نیند بھر کر سو رہو

فوج سے اچھی نہیں مقتل میں پانی کی طلب
ماں فدا، جھولے کے اندر نیند بھر کر سو رہو

جس کو محنت سے میں پالوں، قبر کے اندر وہ ہو
مدتوں روئے گی مادر نیند بھر کر سو رہو

پیاس سے اصغرؑ تڑپتے تھے جو اے ذاخرؔ سوا
دمبدم کہتی تھی مادر نیند بھر کر سو رہو

نوحہ درحال حضرت علی اصغرؑ

حمیرئ ہند مولانا سید محمد اصطفا خورشیدؔ اجتہادی

اے ہنسلیوں والے لختِ جگر ماں تم پہ ہو واری وا ویلا
اس ننھی مُنّی میت پر کیا یاس ہے طاری واویلا

سمجھی تھی نہ مادر لال مرے تم آؤ گے رن سے خون بھرے
اس شان سے بیٹا دم بھر میں پلٹے گی سواری واویلا

اس کوکھ جلی کو ہوش نہ تھا دل ٹھنڈا تھا بیہوش نہ تھا
پردیس میں آکر پھوٹے گی تقدیر ہماری واویلا

اِس تیر سے ماں کا دل نہ چھدا پیکاں نے نہ سینہ توڑ دیا
یہ داغ رہے گا سینہ میں جاں تم پہ نہ واری واویلا

سونپا تمہیں سونے جنگل میں یا چاند چھپایا بادل میں
تربت نہ بنائی سینہ میں میت نہ سنواری واویلا

پھٹتا ہے کلیجہ غربت پر ہوتا ہے لہو دل حسرت پر
ننھا سا گلا اور تیرِ ستم کیا زخم ہے کاری واویلا

چھنتا ہے لہو کی چادر سے کیا نورِ شہادت نامِ خدا
خوں بھر کے تو اصغرؑ اور ہوئی صورت تری پیاری واویلا

یہ ہنسلیاں مَنّت والی سب جاتی ہیں لحد میں واری سب
ارمان بھری اس ماں نے کوئی مَنت نہ اتاری واویلا

اللہ رے عالم حسرت کا وہ منظر خونی عبرت کا
ننھی سی زباں وہ خشک گلا اُف پیاس تمہاری واویلا

خورشیدؔ نہ پوچھا غربت نے دی آس نہ بڑھ کر حسرت نے
ماں درد کی ماری دکھیاری بن بن میں پکاری واویلا

